ازعدالت اعظمیٰ

رادھے شیام شرما

بنام

پوسٹ ماسٹر جنرل سینٹرل سرکل ناگپور

[پی۔بی۔گجیندر گڈکر،سی۔جے،کے۔این۔وانچو،جے۔سی۔شاہ،
این۔راجگو پالا آیانگر اور ایس۔ایم۔سیکری،جے۔جے]

بنیادی حق-پوسٹل ملازم کا ہڑتال کو آگے بڑھانے کے لیے مظاہرے- آرڈیننس کسی بھی پوسٹل، ٹیلی گراف یا ٹیلی فون سروس میں ہڑتالوں کی ممانعت کرنے والے ہڑتال آرڈیننس کو آگے بڑھانے کے لیے مظاہرے میں حصہ لینے والا بنیادی حق پوسٹل ملازم آئینی حثیت-لازمی خدمات کی دیکھ بھال آرڈیننس کی آئینی حیثیت،1960 کا نمبر 1، سیکشن۔4 ,3اور5 –ہندوستان کا آئین،آرٹیکل۔(a) (1)(19) (b) (1)19

درخواست گزار جے پور میں ایک باضابطہ ٹیلی پرنٹر سپر وائزر کے طور پر خدمات انجام دے رہا تھا جب محکمہ ڈاک اور ٹیلی گراف کے ملازمین 11 جولائی 1960 کی آدھی رات سے پورے ہندوستان میں ہڑتال پر چلے گئے اور جے پور میں بھی اسی طرح کی ہڑتال ہوئی۔درخواست گزار کا مقدمہ یہ تھا کہ وہ اس دن دوپہر 12 بجے سے شام 8 بجے تک ڈیوٹی پر تھا اور ڈیوٹی ختم ہونے کے بعد وہ گھر نہیں گیا بلکہ ہاسٹل میں چلا گیا جہاں وہ تھک جانے کی وجہ سے سو گیا۔کچھ شور سن کر وہ شام 1 بجے اٹھا اور گھر جانا چاہتا تھا لیکن پولیس نے اسے ایسینشیل سروسز مینٹیننس آرڈیننس کے تحت گرفتار کر لیا۔1960 کا نمبر 1۔تاہم مجرمانہ الزام واپس لے لیا گیا۔21 جولائی 1960 کو درخواست گزار کو درج

ذیل شرائط میں چارج شیٹ پیش کی گئی:

" یہ کہ شری رادھے شیام شرما آئی سی/ایس ٹیلی گرافسٹ، سی ٹی او جے پور نے 11 جولائی 1960 کی آدھی رات کو سنگین بدانتظامی کا ارتکاب کیا، انہوں نے پی اینڈ ٹی ملازمین کی ہڑتال کو آگے بڑھانے کے لیے ایک مظاہرے میں حصہ لیا جس میں حکومت ہند کی طرف سے 'ضروری خدمات کی دیکھ بھال آرڈیننس، 1960 (1960 کا 1)* کے تحت جاری کردہ احکامات کی خلاف ورزی کی گئی جس میں کسی بھی پوسٹل، ٹیلی گراف یا ٹیلی فون سروس میں ہڑتالوں پر پابندی تھی۔

انکوائری افسر نے اسے الزام کا مجرم پایا اور حکم دیا کہ اس کی تنخواہ کو دو سال کی مدت کے لیے ٹائم اسکیل میں تین مراحل تک کم کیا جائے اور بحالی پر کمی کی مدت اس کے مستقبل کے انکریمنٹس کو ملتوی کرنے کے لیے کام نہیں کرے گی۔ اپیل پر، ڈائریکٹر جنرل نے پورے معاملے کو اہلیت پر غور کیا اور اپیل کو مسترد کر دیا۔ اس عدالت میں یہ استدعا کی گئی کہ درخواست گزار کو دی گئی سزا ایکٹ کے سیکشن کے تحت اس کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ 19 (1) (a) اور (b) کمشور پرساد بمقابلہ ریاست بہار اور او کے گھوش بمقابلہ ای ایکس جوزف میں اس عدالت کے دو مقدمات پر انحصار کیا جا رہا ہے۔ 4 ,3 اور آرڈیننس کے 5 الٹرا وائرس تھے، کیونکہ انہوں نے ایکٹ کی خلاف ورزی کی تھی۔ 19 (1) (اے) اور (بی) اور یہ کہ کسی بھی صورت میں ایسا کوئی ثبوت نہیں تھا جس پر یہ پایا جا سکے کہ اس کے خلاف الزام ثابت ہو چکا تھا۔

منعقد: آرڈیننس کی دفعات حصوں میں۔ 4 ,3 اور 5 نے ایکٹ میں درج بنیادی حقوق کی خلاف ورزی نہیں کی۔ 19 (1) (a) اور (b)۔ ایکٹ کا ایک جائزہ۔

19(1) سے پتہ چلتا ہے کہ ہڑتال کا کوئی بنیادی حق نہیں ہے، اور یہ کہ آرڈیننس میں جو کچھ بھی فراہم کیا گیا ہے وہ آرڈیننس میں فراہم کردہ کسی بھی غیر قانونی ہڑتال کے حوالے سے تھا۔ آرڈیننس میں کوئی ایسی شق نہیں تھی جو کسی بھی طرح سے ان بنیادی حقوق کو محدود کرے۔ یہ متنازعہ نہیں تھا کہ پارلیمنٹ کو آرڈیننس کی شرائط میں قانون بنانے کا اختیار حاصل تھا اور اس لیے صدر کو بھی اس طرح کا آرڈیننس جاری کرنے کا اختیار حاصل تھا۔

مقننہ کی اہلیت اس لیے متنازعہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ نہیں مانا جا سکتا کہ آرڈیننس ایکٹ کے تحت ضمانت شدہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ 19(1)(a) اور (b)۔

آل انڈیا بینک ایمپلائز ایسوسی ایشن بمقابلہ نیشنل انڈسٹریل ٹریبونل، [1962] 3 SCR 269، کا حوالہ دیا گیا۔

درخواست گزار کی طرف سے جن دو مقدمات پر انحصار کیا گیا ہے ان کا موجودہ معاملے میں الزام کے سلسلے میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہذا درخواست گزار کو دی گئی سزا کو اس بنیاد پر الگ نہیں کیا جا سکتا کہ الزام ایکٹ کے تحت ضمانت شدہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی تھی۔ 19(1)(a) اور (b)۔

کامشور پرساد بمقابلہ ریاست بہار،]1962[3 ایس۔سی۔آر۔ 369 اور او۔کے۔ گھوش بمقابلہ ای۔ ایکس۔ جوزف، [1963] 1 SCR 789، قابل اطلاق نہیں۔

اگر غیر متنازعہ حقائق پر حکام اس نتیجے پر پہنچے کہ درخواست گزار نے ہڑتال کو آگے بڑھانے

کے لیے کام کیا جو آدھے گھنٹے بعد شروع ہونے والی تھی اور اس طرح وہ سنگین بدانتظامی کا مجرم تھا، تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایسا کوئی ثبوت موجود نہیں تھا جس پر متعلقہ حکام درخواست گزار کے خلاف بنائے گئے الزام کو ثابت کر سکیں۔

اصل عدالتی فیصلہ:1963 کی تحریری درخواست نمبر 208 ایکٹ کے تحت درخواست۔ بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے آئین ہند کی دفعہ 32۔

درخواست گزار کی طرف سے بی ڈی شرما۔

مدعا علیہ کی طرف سے ایس وی گپٹے، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، ایس پی ورما اور آر ایچ دھبر۔

23 مارچ 1964۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

وانچو، جے. - ایکٹ کے تحت ایک پٹیشن ہے۔ آئین کی دفعہ 32۔ درخواست گزار کو 1949 میں پوسٹ ماسٹر جنرل ناگپور نے ٹیلی گرافسٹ کے طور پر مقرر کیا تھا۔ جولائی 1960 میں، وہ جے پور میں باضابطہ ٹیلی پرنٹر سپروائزر کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ محکمہ ڈاک اور ٹیلی گراف کے ملازمین (جسے اس کے بعد محکمہ کہا جاتا ہے) 11 جولائی 1960 کی آدھی رات سے پورے ہندوستان میں ہڑتال پر چلے گئے اور جے پور میں بھی اسی طرح کی ہڑتال ہوئی۔ درخواست گزار اس دن دوپہر 12 بجے سے شام 8 بجے تک ڈیوٹی پر تھا۔ وہ کہتا ہے کہ ڈیوٹی ختم ہونے کے بعد وہ گھر نہیں گیا بلکہ ہاسٹل گیا جہاں تھکاوٹ کی وجہ سے سو گیا۔ تقریباً 11-30 بجے وہ کچھ شور سن کر اٹھا اور پتہ

چلا کہ بہت دیر ہو چکی ہے اور پھر وہ گھر جانا چاہتا ہے۔لیکن جیسے ہی وہ باہر آیا، اسے پولیس نے اس بنیاد پر گرفتار کرلیا کہ وہ بھی ان مظاہرین میں سے ایک تھا، جو ہڑتال کے سلسلے میں باہر مظاہرہ کر رہے تھے۔ یہ گرفتاری ضروری خدمات کی دیکھ بھال کے آرڈیننس، 1960 کے نمبر 1 (جسے اس کے بعد آرڈیننس کہا جاتا ہے) کے تحت کی گئی تھی۔13 جولائی کو درخواست گزار کو اس بنیاد پر معطل کر دیا گیا کہ اس کے خلاف فوجداری عدالت میں فوجداری الزام زیر التوا ہے۔

تاہم، 18 جولائی 1960 کو مجرمانہ الزام واپس لے لیا گیا۔21 جولائی 1960 کو درخواست گزار کو درج ذیل شرائط میں چارج شیٹ پیش کی گئی:--

"یہ کہ شری رادھے شیام شرما آئی سی/ ایس ٹیلی گرافسٹ، سی ٹی او جے پور نے 11 جولائی 1960 کی آدھی رات کو سنگین بدانتظامی کا ارتکاب کیا، انہوں نے "ضروری خدمات کی دیکھ بھال آرڈیننس، 1960 (1960 کا 1)" کے تحت حکومت ہند کی طرف سے جاری کردہ "آئی ڈی "1 کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پی اینڈ ٹی ملازمین کی ہڑتال کو آگے بڑھانے کے لیے ایک مظاہرے میں حصہ لیا جس میں " کسی بھی پوسٹل، ٹیلی گراف یا ٹیلی فون سروس میں ہڑتال پر پابندی" تھی۔

اس معاملے میں پوسٹ ماسٹر جنرل، سنٹرل سروسز ناگپور کی طرف سے تحقیقات کی گئی تھی جسے منتقل کر دیا گیا تھا کیونکہ درخواست گزار کو اس افسر نے مقرر کیا تھا۔تفتیشی افسر نے درخواست گزار کو اس کے خلاف بنائے گئے الزام کا مجرم پایا اور اس کے بعد اسے ایک نوٹس جاری کیا گیا کہ اس پر دو سال کی مدت کے لیے ٹائم اسکیل میں تین مراحل کی کمی کا جرمانہ کیوں نہیں لگایا جائے جو مستقبل کے انکریمنٹس کو متاثر کرے۔اس کے بعد پوسٹ ماسٹر جنرل نے درخواست گزار کی طرف سے شوکاز نوٹس میں جمع کرائی گئی

وضاحت کو مدنظر رکھتے ہوئے حکم دیا کہ درخواست گزار کی تنخواہ کو دو سال کی مدت کے لیے تین مراحل میں کم کیا جائے اور بحالی پر کمی کی مدت اس کے مستقبل کے انکریمنٹ کو ملتوی کرنے کے لیے کام نہیں کرے گی۔اس کے بعد درخواست گزار نے ڈائریکٹر جنرل، پوسٹس اینڈ ٹیلی گراف میں اپیل دائر کی۔ڈائریکٹر جنرل نے اپیل کا فیصلہ کرنے سے پہلے مزید شواہد کو مخصوص خطوط پر لینے کی ہدایت کی۔تاہم محکمہ کی جانب سے مزید کوئی ثبوت نہیں دیا گیا اور معاملہ دوبارہ ڈائریکٹر جنرل کے سامنے پیش کیا گیا کیونکہ آخر کار ڈائریکٹر جنرل نے پورے معاملے کو خوبیوں پر غور کیا اور اپیل کو مسترد کر دیا۔

موجودہ درخواست ڈائریکٹر جنرل کے حکم کا تسلسل ہے، اور درخواست گزار کا دعوی ہے کہ اس پر عائد سزا ایکٹ کے سیکشن کے تحت اس کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔19(1)(a) اور 19(1)(b) کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔کمیشور پرساد بمقابلہ ریاست بہار،(1) اور او کے گھوش بمقابلہ ای ایکس جوزف(3) میں اس عدالت کے دو مقدمات میں ان کی طرف سے انحصار رکھا گیا ہے۔مزید یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ سیکشنز۔4 ,3 اور آرڈیننس کے 5 الٹرا وائریوز ہیں، کیونکہ وہ ایکٹ کی ذیلی شقوں (اے) اور (بی) کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔19 (1)۔آخر میں، اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ کسی بھی صورت میں ایسا کوئی ثبوت موجود نہ ہو جس پر یہ پایا جا سکے کہ درخواست گزار کے خلاف الزام ثابت ہو چکا ہو۔

یونین آف انڈیا کی جانب سے اس درخواست کی مخالفت کی گئی ہے اور اس پر زور دیا گیا ہے کہ آرڈیننس مکمل طور پر آئینی ہے اور کسی بھی بنیادی حقوق کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہے۔مزید زور دیا جاتا ہے کہ درخواست گزار کی طرف سے جن دو مقدمات پر بھروسہ کیا گیا ہے وہ اس کے لیے کوئی مددگار نہیں ہیں، کیونکہ ان کا تعلق قاعدے سے تھا۔4-

سنٹرل سول سروسز (کنڈکٹ) رولز، 1955 کے اے اور رول 4-بی۔آخر میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ ایسے شواہد موجود ہوں جن پر متعلقہ حکام درخواست گزار کے خلاف الزام ثابت کر سکتے ہیں۔

پہلا سوال جو پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا سیکشنز ۔4 ,3 اور آرڈیننس کے 5 آئین میں درج کسی بھی بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہیں۔آرڈیننس جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے، اس لیے منظور کیا گیا تھا تاکہ ضروری خدمات کو برقرار رکھا جا سکے۔اس کی ضرورت محکمہ کے ملازمین کی طرف سے ہڑتال کی دھمکی کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔"ضروری خدمات" کے درمیان جیسا کہ سیکشن میں بیان کیا گیا ہے۔2(1) پوسٹل، ٹیلی گراف یا ٹیلی فون سروس شامل ہے۔آرڈیننس کے سیکشن 3 میں کہا گیا ہے کہ "اگر مرکزی حکومت مطمئن ہے کہ عوامی مفاد میں ایسا کرنا ضروری یا مناسب ہے،تو وہ عام یا خصوصی حکم نامے کے ذریعے حکم نامے میں بیان کردہ کسی بھی ضروری خدمت میں ہڑتالوں پر پابندی لگا سکتی ہے"۔مزید اس طرح کے حکم کے جاری ہونے پر کسی بھی ضروری خدمت میں ملازم کوئی شخص جس سے حکم کا تعلق ہو، ہڑتال پر نہیں جائے گا یا رہے گا؛ اور کوئی بھی ہڑتال کا اعلان یا آغاز، چاہے وہ حکم کے جاری ہونے سے پہلے ہو یا بعد میں۔ایسی کسی بھی خدمت میں ملازمت کرنے والے افراد کا ہونا غیر قانونی ہوگا۔دفعہ 4 میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی شخص جو ہڑتال شروع کرتا ہے جو آرڈیننس کے تحت غیر قانونی ہے یا جاتا ہے یا رہتا ہے یا دوسری صورت میں حصہ لیتا ہے، ایسی کسی بھی ہڑتال کی سزا قید ہوگی۔دفعہ 5 میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی شخص جو آرڈیننس کے تحت غیر قانونی ہڑتال میں حصہ لینے کے لیے دوسرے افراد کو اکساتا ہے، یا اکساتا ہے، یا دوسری صورت میں اسے آگے بڑھاتا ہے، اسے قید کی سزا دی جائے گی۔ان حصوں کی آئینی حیثیت پر اس بنیاد پر حملہ کیا جاتا ہے کہ وہ سی ایل ایس کے ذریعہ ضمانت شدہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتے

ہیں۔(a)اور(b)ایکٹ کا۔19(1)۔شق کے تحت۔(1)(ا)تمام شہریوں کو اظہار رائے کی آزادی کا بنیادی حق حاصل ہے۔(1)(ب) پرامن طریقے سے اور بغیر ہتھیاروں کے جمع ہونا۔ان بنیادی حقوق پر معقول پابندیاں شق میں فراہم کردہ شرائط کے تحت لگائی جاسکتی ہیں۔(2)اور(3)ایکٹ کا۔.19 ہماری رائے ہے کہ اس دلیل میں کوئی طاقت نہیں ہے کہ آرڈیننس کی یہ دفعات ذیلی شقوں میں درج بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔(آرٹیکل19(1)کاa)اور(b)۔ایکٹ کا ایک جائزہ۔19 (1)ظاہر کرتا ہے کہ ہڑتال کا کوئی بنیادی حق نہیں ہے۔اور آرڈیننس جو کچھ بھی فراہم کرتا ہے وہ کسی بھی غیر قانونی ہڑتال کے حوالے سے ہے جیسا کہ آرڈیننس میں فراہم کیا گیا ہے۔اس پہلو پر بینک ایمپلائز کیس(1)میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے اور یہ قرار دیا گیا ہے کہ ہڑتال کا کوئی بنیادی حق نہیں ہے۔

1 (آل انڈیا بینک ایمپلائز ایسوسی ایشن بمقابلہ نیشنل انڈسٹریل ٹریبونل (1) دیکھیں۔آرڈیننس میں کوئی ایسی شق نہیں ہے جو کسی بھی طرح سے اظہار رائے کی آزادی کو روکتی ہو، اور نہ ہی اس میں کوئی ایسی شق ہے جو کسی کو پرامن طریقے سے اور بغیر ہتھیاروں کے جمع ہونے سے روکتی ہو۔اس طرح آرڈیننس کا ذیلی کل میں درج بنیادی حقوق کو محدود کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔(a)اور(b)ایکٹ کا۔19(1)،اور اس لیے اس بات پر غور کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے کہ آیا آرڈیننس کے حامی نظریات کو شقوں کے تحت جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔(2)اور(3)ایکٹ کا۔.19 یہ متنازعہ نہیں ہے کہ پارلیمنٹ کو آرڈیننس کی شرائط میں قانون بنانے کا اختیار حاصل تھا اور اس لیے صدر کو بھی اس طرح کا آرڈیننس جاری کرنے کا اختیار حاصل تھا۔اس لیے مقنّنہ کی اہلیت متنازعہ نہ ہونے کی وجہ سے ہم یہ دیکھنے میں ناکام رہتے ہیں کہ آرڈیننس ذیلی شق کے تحت ضمانت شدہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کیسے کرسکتا ہے۔(a)اور(b)ایکٹ کا۔19

(1) کیونکہ اس میں کوئی ایسی شق نہیں ہے جو کسی بھی طرح سے ان بنیادی حقوق کو محدود کرے۔اس سلسلے میں درخواست گزار کے لیے فاضل وکیل اس عدالت کے دو مقدمات پر انحصار کرتا ہے جن کا حوالہ پہلے ہی دیا جا چکا ہے۔کامشور پرساد کا معاملہ (1) بہار گورنمنٹ سرونٹس کنڈکٹ رولز، 1956 کے رول۔4-اے سے متعلق ہے، جس میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ کوئی بھی سرکاری ملازم اپنی ملازمت کی شرائط سے متعلق کسی بھی معاملے کے سلسلے میں کسی مظاہرے میں حصہ نہیں لے گا یا کسی بھی قسم کی ہڑتال کا سہارا نہیں لے گا۔اس عدالت نے اس معاملے میں یہ حکم دیا۔4- جہاں تک اس نے کسی بھی قسم کے مظاہرے کی ممانعت کی ہے، چاہے وہ بے قصور ہو یا عوامی سکون کی خلاف ورزی کرنے کے قابل نہ ہو، ایکٹ کے سیکشن کی خلاف ورزی تھی۔19 (1) (آئین کے ا) اور 19 (1) (ب)۔اس عدالت نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ جہاں تک اس اصول میں ہڑتال کی ممانعت ہے تو یہ اچھا ہے، کیونکہ ہڑتال کا سہارا لینے کا کوئی بنیادی حق نہیں ہے۔او کے گھوش کے معاملے (1) میں اس عدالت کا تعلق اصول سے تھا۔4-A اور قاعدہ۔4- سنٹرل سول سروسز (کنڈکٹ) رولز، 1955 بی، اور کامشوار پرساد کے معاملے (1) میں فیصلے کے بعد، 4-اے کو جزوی طور پر مسترد کر دیا گیا تھا کیونکہ یہ مظاہروں اور حکمرانی سے متعلق تھا۔4-بی کو بھی درست قرار دیا گیا۔اس معاملے میں آرڈیننس سے بالکل بھی نمٹا نہیں گیا اور اس معاملے میں الزام موجودہ معاملے میں الزام کی شرائط کے مطابق نہیں لگتا تھا۔ایسا لگتا ہے کہ آرڈیننس کی صداقت یا آرڈیننس کے سلسلے میں متنازعہ حکم کی صداقت یا ہڑتال کی غیر قانونی نوعیت کے بارے میں ہائی کورٹ یا اس عدالت کے سامنے کوئی دلیل نہیں دی گئی ہے۔ان حالات میں وہ معاملہ بھی درخواست گزار کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے اور وہاں کچھ بھی فیصلہ نہیں کیا گیا تھا جو کسی بھی طرح سے آرڈیننس کی دفعات کے جواز کو متاثر کرے۔اس لیے ہماری رائے ہے کہ آرڈیننس درست ہے۔

ہم پہلے ہی درخواست گزار کے خلاف بنائے گئے الزام کا تعین کر چکے ہیں۔ یہ دیکھا جائے گا کہ الزام مکمل طور پر آرڈیننس پر مبنی ہے اور اس کا اصول سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ 4اے اور 4-بی جن پر کیو کے گھوش کے معاملے میں غور کیا گیا تھا۔ درخواست گزار پر اس بنیاد پر سنگین بدانتظامی کا الزام لگایا گیا ہے کہ 11 جولائی 1960 کی آدھی رات کو اس نے 8 جولائی 1960 کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے محکمہ کے ملازمین کی ہڑتال کو آگے بڑھانے کے لیے ایک مظاہرے میں حصہ لیا۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ 8 جولائی 1960 کو مرکزی حکومت نے دفعہ کے تحت ایک حکم جاری کیا تھا۔ 3 محکمے میں کسی بھی ہڑتال پر پابندی لگانے والے آرڈیننس کا۔ اس لیے 11 جولائی 1960 کی آدھی رات کو شروع ہونے والی ہڑتال سیکشن کے پیش نظر ایک غیر قانونی ہڑتال تھی۔ 3 (4) (ب) آرڈیننس کا۔ آرڈیننس کے سیکشن 5 میں دیگر باتوں کے ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوئی بھی شخص جو ہڑتال کو آگے بڑھانے کے لیے کام کرتا ہے جو کہ غیر قانونی ہے، اس کے تحت قابل سزا ہے۔ درخواست گزار کے خلاف الزام یہ تھا کہ اس نے 11 جولائی 1960 کی آدھی رات کو شروع ہونے والی ہڑتال کو آگے بڑھانے کے لیے کام کیا تھا اور اس لیے وہ سنگین بدانتظامی کا مجرم تھا۔ یہ سنگین بدانتظامی کا الزام ہے جو درخواست گزار کے خلاف ثابت ہوا ہے اور جس کی وجہ سے اسے سزا دی گئی ہے۔ جیسا کہ پہلے ہی اشارہ کیا گیا ہے اس الزام کا اصول سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ 4-A اور قاعدہ۔ 4-بی اور اس لیے وہ دو مقدمات جن پر درخواست گزار انحصار کرتا ہے اس الزام کے سلسلے میں کوئی مطابقت نہیں رکھتے ہیں۔ لہذا درخواست گزار کو دی گئی سزا کو اس بنیاد پر الگ نہیں کیا جا سکتا کہ الزام ذیلی کل کے تحت ضمانت شدہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی تھی۔ ((a) اور (b) ایکٹ کا۔ 19 (1)، جو اظہار رائے کی آزادی اور پرامن طریقے سے اور ہتھیاروں کے بغیر جمع ہونے کے حق سے متعلق ہے۔ الزام ان دونوں معاملات سے بالکل بھی نمٹتا نہیں ہے۔ دوسری طرف یہ 11 جولائی 1960 کی آدھی رات کو شروع ہونے والی غیر قانونی

ہڑتال کو آگے بڑھانے کے لیے کام کرنے سے متعلق ہے، اور درخواست گزار پر سنگین بدانتظامی کا الزام لگایا گیا تھا کیونکہ اس نے 11 جولائی 1960 کو غیر قانونی ہڑتال کو آگے بڑھانے کے لیے کام کیا تھا جب مرکزی حکومت نے 8 جولائی 1962 کے حکم سے ہڑتال پر پابندی لگا دی تھی۔ ہڑتال کو آگے بڑھانے میں "عمل" نے تقریروں کی شکل اختیار کی یا مظاہروں سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ دونوں صورتوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایکٹ کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ 19(1)(a)۔

لہذا واحد سوال جو غور کے لیے باقی ہے وہ یہ ہے کہ کیا درخواست گزار کی یہ دلیل کہ ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے جس پر متعلقہ حکام درخواست گزار کو الزام کا مجرم پا سکیں، درست ہے۔ جہاں تک اس کا تعلق ہے، حکام کے سامنے درج ذیل غیر متنازعہ حقائق تھے:

(1) درخواست گزار محکمہ کے ملازمین کی مقامی یونین کا سیکرٹری تھا:

(2) اس دن درخواست گزار کی ڈیوٹی رات 8 بجے ختم ہوئی اور اسے عام طور پر گھر جانا چاہیے تھا لیکن وہ شام 1 بجے تک ہاسٹل میں رہا جو ہڑتال شروع ہونے سے صرف آدھا گھنٹہ پہلے تھا۔

(3) محکمہ کے ملازمین کی طرف سے ہڑتال کے سلسلے میں 11-30 شام کو ہڑتال شروع ہونے سے صرف آدھا گھنٹہ پہلے مظاہرہ کیا گیا۔

(4) درخواست گزار نے اس مظاہرے میں حصہ لیا اور دراصل اسے مظاہرین کے درمیان گرفتار کر لیا گیا۔

اگر ان غیر متنازعہ حقائق پر حکام اس نتیجے پر پہنچے کہ درخواست گزار نے ہڑتال کو آگے بڑھانے کے لیے کام کیا جو آدھے گھنٹے بعد شروع ہونے والی تھی اور اس طرح وہ سنگین بدانتظامی کا مجرم تھا تو ہماری رائے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایسا کوئی ثبوت موجود نہیں تھا جس پر متعلقہ حکام درخواست گزار کے خلاف بنائے گئے الزام کو ثابت کر سکیں۔ اس لیے یہ دلیل کہ ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے جس پر متعلقہ حکام الزام ثابت کر سکیں، ناکام ہونا چاہیے۔

اس لیے ہم درخواست کو مسترد کرتے ہیں۔ اس معاملے کے حالات میں ہم اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم جاری نہیں کرتے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.04.02 15:04
I attest to the accuracy and integrity of this document